

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226096

UNIVERSAL
LIBRARY

رسالہ تعلیم النفس حصہ دوم

جسکو ہنری کارنگر صاحب بہادر کی

تحریک سے

چارلس فنک صاحب مرحوم نے باعانتِ شیخِ برنجی لال کے

ترجمہ کیا

الاب شاہ جناب سہلی نقابِ نصیحت گو نیز بہادر مالک بیگ کے

مستشرق صاحب تیرخزان بہادر میں منشی کو رہنے

نظر ثانی کی

مطبع سعد الاخبار اگرہ میں چھاپا گیا ۱۸۵۳ء

1st Edition 5000 Copies

Price per copy " 2-6-

طبع اول ۵۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۲ روپے ۶



ابیات مولوی جامی

کہ دانش در کتب داناست در گور
 فروغ صبح دانامی کتاب است
 ز دانش بخشند ہر دم کشادے
 گہ از قوج بیہ سہ راز گویند
 بانوار حقائق رہ نمونان
 بگمکہا سے یونانی اشارات
 گہ از آئندہ اجبارت رسانند

ز دانایان بود این مکہ شہور
 انیس گنج تنہائی کتاب است
 بود بی مزد و منت استادے
 گہ ز اسرار قرآن باز گویند
 گہ باشند چون صافی درونان
 گہ آرند در طعی عبارات
 گہت از رفنگان تاریخ خوانند

سین ماخیدین الز اساتذہ لبیب اسکرا انکو بتمو و تامل سیر کتب کی عباد

تہی نامور اور مشہور ہو گئے ہیں اور کبھی ممکن نہیں ہے کہ کوئی بلا حصول اس عادت کے فضیلت پیدا کرے لیکن صاحب جو کہ نامی حکما سے اکل اور افضل ہو گیا کیا خوب فرماتا ہے کہ سیر کتب سے آدمی کو آگاہی تحریر سے صحت و درستی اور گفتگو سے حاضر جوابی حاصل ہوتی ہے آسے عزیز و بغیر سیر باغور کتب لا اقل کے کمالیت اور فضیلت پیدا نہیں کہ ہوتا ہے کہ کوئی علم کے مقدمے میں کسی نئی بات کو ایجاد کرتا ہے پس اے طالب علمو! باتونکے ایجاد کرنے میں تم کیوں دردمر خرید کرتے ہو اور ستاد بہت کچھ لکھ گئے ہیں انکی تصنیفات کی سیر رموز علوم بقلم غور اپنے صفحہ دل پر لکھ لو اور درستنی فہم کے بدون دریافت حقائق ماضیہ مشمل بر ما جہر ہا کے حال کے پیدا نہیں ہو سکتی ہے اور اپنے شکوفہ دل کے شگفتگی کے لئے متقدمین کی تصنیفات کی سیر کیا کرو جو یادگار اون کے ہیں کیونکہ کتابوں کے پڑھنے میں وہ فائدہ ہے جو صحبت میں اثر کا جیسے کہ جسم پر درمی کے لئے غذا مرغین اور بجز واجب و ایسے ہی راستگی مادہ خرد کے لئے علم سیکھنا مناسب سیر کتاب بظہر چنہ فوائد کی جاتی ہے بعضے تو صرف تفریح طبیعت کے واسطے سیر کتابوں کے کر لے خوشدل ہوتے ہیں بعضے بدین مراد کہ تواریخ آدم زاد اور موقع و مقام ہر ایک امور للاحقہ کی حاصل ہو جاوین اور اپنی غلطیوں کو ان معلومات سے درست اور صحیح کر سکیں اور انکا ذخیرہ علم روز بہ

مضاعف ہوتا جاوے کہ بروقت حاجت کام آوے سیر کتب کرتے ہیں بعض
 املا نویسی اور طرز تحریر دریافت کرنیکے لئے کتابوں کی سیر کا شیخن میں رکھتے
 ہیں واضح ہو کہ ان تینوں فوائد میں وہ فائدہ کہ جسین تحصیل علم صرف تفریح
 طبع کے لئے ہے باقی چھوڑ کر اور رون پر خوب غور اور راستگی سے لحاظ
 رکھنا چاہئے ایسا ہی ہوتا ہے کہ بہت کتابوں کے پڑھنے سے علم مفید کم
 حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ اونکو بے سلسلگی اور بے ترتیبی سے پڑھتے ہیں
 جس طرح بد پرہیزی اور زود خواری یعنی بے قید کہانے سے سوء الہضمی اور
 بیماری بدنی پیدا ہوتی ہے علیٰ ہذا القیاس کتابوں کا بھی جلد جلد پڑھنا بلا
 تمیز نیک و بد موجب نقصان عقل ہے پیشتر علم گرد باد کی طرح منتشر اور
 متفرق تھا اور اسکی صداقت کا نور ظلمت خانہ تاریکی میں مخفی تھا تا جب سب طلبا کو
 طالب علمی کے واسطے سفرد و دراز اختیار کرنا پڑتا تھا حضرت سعد بنی ہی
 کہتے ہیں + طلب کردن علم شد بر تو فرض + دگر واجب از پیش قطع ارض
 چنانچہ فیثاغورس حکیم یونان نے واسطے تحصیل دولت علم کے ملک مصر منہ
 اور فارس اور افلاطون حکیم نانی نے مصر کی غربت اختیار کی اس زمانہ میں
 خانہ کا جمع ہونا معتقا تھا اور جسکے پاس دس بانچ کتابین ہی اکٹھی ہوتی نہیں
 وہ انکو غنیمت شکر فی جانتا تھا عجب ہے کہ باوجود عدم بہرہ سیر کتابوں کے اساتذہ
 سلف ایسے کامل اور فاضل ہو گئے کہ اس زمانہ میں ہم باوصف جمع کرنے دفاتر

کتابوں کے انکی علمیت اور کمالیت حاصل نہیں کر سکتے ہیں سبب اسکا یہی ہے کہ اگرچہ انکی پاس مصالح کتابوں کا کم تھا مگر وہ اکثر بغور کافی اور خوش وافی شغل نوشتخواند کا پیش رکھتے تھے اور جو کوئی کہ سرمایہ علم کا بذات خود پیدا نہیں کر سکتا تھا وہ بواسطہ دیگر اسکے حاصل کرنے سے بے نصیب رہتا تھا ہم لوگ جو برابر پڑھتے چلے جاتے ہیں اور کچھ فائدہ نظر نہیں آتا ہے باعث اسکا کہ ہے کہ ہلکواپنے کتب خانہ پر علمیت کا دعویٰ اور فخر ہے ایسے طالب العلمو ایسی کتابوں کے پڑھنے سے کہ جن میں سرمایہ مضمنا میں واہیات درج ہیں بازر ہو بعضے ایسے صاحب علم ہو گئے ہیں کہ انہوں نے اپنی تصنیفات میں ایسے ایسے مضمون فسق و فجور لکھے ہیں کہ متاخرین کے دل انکے مطالعہ سے پرانگندہ اور خراب ہو گئے دنیا بجز تہ سفر کے ہے کہ جس میں ہم لوگ کیمیا کے تجربہ حاصل کر کے اپنے مس طبیعت اور نیت کو سیم خالص بناوین الا اسکی راہ ایسی کج و ناراست ہے کہ اکثر کو ضلالت اور بدگامی میں ڈال دیتی ہے تسپر بعضی بعضی کتابوں میں مضمون فحش دیکھنے میں آجاتے ہیں پس ایک اور ایک گیارہ خرابیاں ہوئیں لاجول ولاقوة الابالنت یہہ حکمت شیطانی ہے کہ جب کوئی ذمی علم کر و فریب کے دام میں بہنس کر آپ کو راہ راست نیکو کاری اور صواب اندیشی سے یکسو کرتا ہے اور مضمون فسق و فجور کو بعبارت شیرین و ضعیف لکھ کر پڑھنے والوں کو چاد خیمیاں میں ڈالتا ہے

تب وہ خوش ہوتا ہے میں ایسی کتابوں کا نام بتا سکتا ہوں مگر یہ یہ ہے کہ طلبا نام سنتے ہی انکی طرف میل نکریں اے طالب علمو اتفاقاً اگر کوئی کتاب ایسے مضمون کی تہا رے ہاتھ آ جاوے تو تمکو مناسب ہے کہ اُسکو کہوں کر مت دیکھو کیونکہ اسکے دیکھنے سے ایسا داغ تاثیر دل پر نقش ہو جاوے گا کہ تادم واپسین نہ شیکامین نے بھی ایسی کتابوں کی سیر کی اور انکے دیکھنے سے مجھکو یہ اندیشہ کا نقش فی الحجر دل پر نقش ہوا کہ جن لوگوں نے اپنی دولت علم کا ایسا بڑا استعمال کیا وے روز حساب کیا جواب دیوں گے اور اگر وے تمام جہان کی دولت خرچ کرینگے تو بھی پاداش اس گناہ بزرگ سے بری الذمہ نہونگے و جدہ لائیکل نے طاقت و اختیار انسان کو بدین خیال نہیں دیا ہے کہ افعال بد کی راہ پر قدم جرات رکھیں جن لوگوں نے کہ برادر مذہب یا دل کی بدی ظاہر کرنے یا لوگوں کی اچھو لکھنے یا طبیعتوں کو داہیات سے خوش ہونے کے لئے ایسے مضمون کیسے لکھے ہیں انہوں نے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا اور کچھ ٹرہ زندگانی کا نہ پایا آے طالب علمو طریقہ بہتر سیر کرنے کتابوں کا یہ ہے کہ اول دیا چہ کتاب کا پڑھ کر بعدہ خلاصہ فہرست فصول کو کہ مجلا دیا چہ کے بعد لکھتے ہیں خوب خور سے دیکھ کر مادہ کتاب کا پیدا کر لو اور ہر ایک فصل کا بیان مفصل پڑھ کر دریافت کرو کہ مضمون فصل مجل مندرجہ فہرست اس میں درج ہے یا نہیں اور ہر ایک جملے کو اتسے مطابق کرتے جاؤ اگرچہ تم یہ سمجھو گے کہ اس طرح کے

پڑھنے سے ہم ایک ہی کتاب میں اوجھے رہیں گے مگر جانو کہ بدین صفت ایک کتاب کا پڑھنا سو کتابوں سے مفید ہے اس طریقہ کے پڑھنے سے ایک تو تحصیل علم دوسرے درستی تمیز اور تیسرے انتخاب نیک و بد کی عادت ہو جاوے گی اور جملہ مضامین مندرجہ کتاب ایسے پیش پا افتادہ ہو جاویں گے کہ بروقت ضرورت استعمال تحریر میں آویں گے جسوقت کہ تم کتاب پڑھو تمیز کرتے جاؤ کہ قلمنا مضمون اچھ اور فلانا احسن ہے اور بعد اختتام کتاب اسکے مضمون کل کا خلاصہ تختہ ذہن پر لکھ لو جس کتاب کو پڑھتے ہو اسکے مضمون کا تذکرہ اور چرچا یا روآشنا سے کیا کرو کیونکہ اس میں بڑا فائدہ بادداشت کا ہے اور اکثر ایسی محفل میں کہ وہاں سب اہل مجلس طالب علم ہو دین بڑا فائدہ ہوتا ہے یعنی ایک دوسرے کو اپنی کتاب کا مضمون سنا کر باہم خرید و فروخت سو داسے علم کرے نفس الامر علم وہ دولت ہے کہ جتنا ہی خرچ ہووے و تنہا ہی ترقی پکڑے ہر ایک کتاب کا پڑھنا اور اسکے مضامین دلپذیر کو جدا جدا انتخاب کرتے جانا باعث فضیلت اور کمالیت طلبا کا ہے قابل کا قول ہے کہ اگرچہ سب علم پڑھا ہو یا ذہن میں رہتا ہے الامین نے براء حاضر رہنے اسکے کے یہی حکمت پر برکت ایجاد کی کہ تصنیفات استاذہ سے مضمون چیدہ و بہتر چن چن کر بذات خود ایک دولت عدیم المثال کہنی کی اگر میری صدق گفتار پر تمکو اعتبار نہ ہوگا تو تم یہی ایک سال امتحان کر کے دیکھ لو کیونکہ باصرہ برسامہ دار و شرف

کتابوں کے پڑھنے میں تین فائدے ہیں ایک تو عبارت نویسی مطلع ہو کہ جس طرح صحبت سے اثر ہوتا ہے اسی طرح ہر ایک کتاب کے پڑھنے سے پڑھنے والے میں اسکے مصنف کا اثر آجاتا ہے یعنی اُسکی طرزِ تحریر اور اندازِ عبارت اسکے دل پر منطبع ہو جاتا ہے اگر تمکو اس بات کا دعویٰ ہو کہ ہم جس کتاب کو پڑھیں اُسکی طرزِ عبارت لکھ لیں تو کیا ممکن نہیں ہے یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ خود صحبت مصنف یا اُسکی تصنیف سے طالب علم کو خاصیت اسی کی آجاتی ہے مثل ہے + میوہ از میوہ رنگ میبگیرد بس مناسب یہی ہے کہ اذکارِ محذہ کی کتابیں تمکو پڑھنی چاہئیں اور کبھی ایسی کتاب گو کہ جس میں نریات کا بیان ہووے ہاتھ سے نہ چھونا تاکہ جسکے عمل سے تمہاری تحریر بہتر کاہی ڈھنگ ناقص ہو جاوے فی الواقع + گندم از گندم برود جو ز جو + از مکافات عمل غافل شو + دوسری ترقی علم اور در حقیقت اصل مدعا یہی ہے ہم لوگ دنیا میں محض نادان اور بے علم پیدا ہوتے ہیں مگر کتابوں کے پڑھنے سے ماہر اے ایام گذشتہ اور سرگذشت گذشتگان بوجہ احسن معلوم کرتے ہیں اور دست آویز کتابوں سے ایسا حال زمانہ ماضی کا دریافت کر لیتے ہیں گویا کہ ہم بھی اُس دور میں بادۂ حیات پینے کو موجود تھے +

تیسری تیزی طبیعت مگر بدین مشرط کہ پڑھنے میں سناہ زدگی نہ کر دو

جو بڑھو خوب سمجھ لو اس طریقہ سے اندک مایہ فرصت میں ایک دولت لانا
علم کے جمع کرنا اور اس میں روز بروز ترقی ہوتی ہے +

پانچواں باب تصرف وقت کے بیانیہ

اگرچہ تصرف وقت کے قواعد بتلانا پر دشوار ہے مگر جو کوئی بتلا سکے تو نہیں
نوائیدیشمار میں بیان ناپائیداری روزگار میں عجارت پر فصاحت و علمت
لکھنا سہل ہے مگر حیات سُست میان انسان کے فائدہ کے واسطے کوئی
قاعدہ نکالنا بہت مشکل فرض کر دم کہ اگرچہ یہ بھی ہو سکے مگر دوسرے
کے دل میں رغبت اور خواہش اسباب کی کہ وہ اپنا وقت اچھی طرح صرف کرے
ذاتِ نکال محالِ تخیل کچھ زیادہ ہی مداحل نہیں بلکہ محتاج سے بھی وہ
تھوڑا تھوڑا باقی نکال کر عاقبت کار مالدار ہو جاتا ہے + فی النمل اندک اندک
خیلہ و قطرہ قطرہ سیدلے گردا گردا در باب صرف وقت ہم لوگ بھی ایام طفلی
میں یہ قاعدہ سیکھنے میں کہ جو اوقات معدودہ حیات سے ہم چند نفس
جو راجور کر بکار صواب صرف کرتے جاوین گے تو کچھ ثواب دارین پیدا ہو
الا اسکے استعمال کے یاد اُن دنوں میں کہ نہ منہ میں دانت نہ بیٹھ میں آنت
ہوتے ہی پہر کیا فائدہ + گیا وقت پہر ہاتھ آتا نہیں +

مسبب اسباب نے منجملہ لوازمات و اسباب حیات نبی آدم کو وقت کا گوہر بے
براعطا کیا ہے حیف کہ اسے کو ہم و امیات میں ضائع کرتے ہیں چنانچہ واضح

ہے کہ اگر انسان تعرف سیم و زریں ایک انداز اور لحاظ رکھتے ہیں مگر تصرف
 وقت میں برعکس ایسے کرتے ہیں سنا حکیم کا قول ہے کہ سب لوازمات اور اسباب
 دنیا سے گذران سے دستیابی گوہر مہار وقت کے لئے انسان کو طامع اور
 حرص ہونا پڑنا چاہیے کیونکہ پہرا سکا ملنا امر محال سی باب میں کسی استعاذ
 کہا ہے ۴ زمان خوشدلی درباب ذریاب ۴ کہ ہر دم در صدف گوہر نسا شد
 کوئی شخص وقت کے نیک استعمال میں کوشش کرے جیگانا حالیکہ اسکو اسکی قدر و منزلت
 معلوم نہ ہو وہی سچ ہے ۴ قدر جو ہر شے بدانند یا بدانند جو ہری ۴ یاد رکھنا
 چاہئے کہ چونکہ جزا امورات دنیوی کے سے لیکھنے اور انکے انجام کرنے کے لئے ہوتے ہیں
 فرض اور واجب اعداد میں عمر بہت تھوڑی ہے۔ بدین نظر موقع ہی ہے کہ صبح کھانا
 بیدار ہو کر اول غور کر کے دیکھ لو کہ آج ہکو اتنا کام تا وقت آرام سر انجام
 کرنا ہے بعد از نماز کم کر دیکھ تمام دن اسی کے سوچ میں نہ رہو اور تمام دن کی
 کار گزار سی کو ہنگام شام میزان کر کے دیکھ لو کہ کیا کیا کام سر انجام کر لیا اور کیا کیا
 کر چکے باقی ہے ایام قدیم میں سعد بن ہند نے کیا خوب طریقہ بنا کر دن کی تعبیر کی
 واسطے ایجاد کیا تھا اسے ہم کو یہی فائدہ اٹھانا چاہئے یعنی جب شام کو کھانا
 پک کر طیار ہونا تھا تب اسانہ من مذہ کو بولا کہ یہ سوال کرتے تھے کہ آج
 تم نے صبح سے اس وقت تک وقت اپنا کون کون شعبوں میں صرف کیا تفصیل
 جواب دو مثلاً ایک تو یہ کہنا تھا کہ میں نے آج اتنی فنہ کی جو کہ درمیان دو شعبوں

سوزان تہی باب رضامندی طرفین کچھ عادی دوسرا جواب دینا تھا کہ میں نے
 بجا آوری احکام والدین سے اپنے واسطے سعادت دائرین حاصل کی تیسرا زبان
 کہو لیا تھا کہ میں نے بغور دکاوش خود یا طالب علموں سے مباحثہ کر کے فلا نے فلا نے
 دقیقے علم کے حل کیے غرض کہ جو کوئی اپنے تئیں محض عاقل اور سچکارہ بتلاتا تھا
 اُسکو برعکس اُن کا رگزار دن کے اکل و شرب میں شریک نہیں کرتے
 تھے اور اُسیدم کوئی کام اُسکو دیتے تھے بدین شرط کہ جب تک وہ اُس
 کام کو انجام نہ کر لیا کہانا پنا و یگانہ فی الواقع +

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی + کس بے کمال میسج نیرزد عزیز من
 اب میں لصف وقت کے میان میں چند قواعد پر فوائد بتلاتا ہوں +

اول قاعدہ وقت خواب کا اگر عادی سونے کا ہونا کمال آسان ہے یہاں تک
 کہ جو بیس گھنٹے رات اور دن میں آٹھ دس گھنٹے سونے کی جسکو عادت ہو
 اور اگر وہ اتنا نہ سولے تو اُسکے جسم کو آرام نہ ملے مگر طیب کہتے ہیں کہ چہ گھنٹے
 سونا تندرستی انسان کے واسطے کافی ہے گو کہ قویا طباقاً بقیاس ہے
 بشرطیکہ فوراً بستر پر لیٹے ہی نیند اٹھو نہیں آجاوے بدانت میرے جو
 تم سات گھنٹے سونے کے لئے مقرر کرو تو تم کو اور اور مغفلوں کے واسطے
 فرصت حاصل ہووے مثلاً اگر تم اپنے وقت مہمودہ خواب سے ایک دو
 گھنٹے کم کر کے اٹھو تحصیل علم میں صرف کرو تو دیکھو کہ مدت یکسال میں کتنا علم حاصل

ہو سکتا ہے زیادہ سونے سے کچھ وقت ہی برباد نہیں ہوتا ہے بلکہ جس طرح زیادہ کھانے سے جسم سست اور مجھول ہو جاتا ہے ویسے ہی زیادہ سونے سے جسم اور روح دونوں کاہل اور بچکارہ ہو جاتے ہیں +

دوسرا قاعدہ کاہلی اور غافل کے بیان کا کاہلی اسکو کہتے ہیں کہ جسکے موجود ہونے سے جان تو رہتی ہے مگر بے جسم اور غافل اسکا نام ہے کہ اسکی مدد سے جسم تو رہتا ہے مگر بچکان پس عقل ہماری کاہلی کو مستحب غافل کا تجویز کرتی ہے کاہلی کے سبب آدمی ناکارہ اور ضعیف ہو جاتا ہے اور

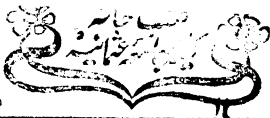
کام کے انجام کرنے میں لیت و لعل امروز و فردا کار کہتا ہے جسکو خیال دیانت و امانت اور خوف روز باز پرس کا ہے اسپر کاہلی کہی عامل نہیں کیگی

اسکے طالب علمو اگر تم اپنے شغل کو فرض اور واجب جانو اور یہہ خیال ناقص کہ ہم تو صرف تفریح طبیعت کے واسطے پڑھتے ہیں دل سے دور کرو تو البتہ

کاہلی تمہارے پاس نہ آسکیگی کیونکہ نحب خواہش دل تفریح طبع گاہ گاہ کی حالتی مگر فرض الٹن کہ جنکو احکام الہی کہتے ہیں شب و روز پیش نظر رہتے ہیں ایک

نامی حکیم انگلستان کا یہہ قول تھا کہ میں پیشہ طبابت کا نہ با امید اجتماع بیم و زور بلکہ فرض بنا کر کرتا ہوں کیونکہ ادا سے فرض کا جزا اور جزا سے داکار ملتا ہے

غافل وہی نقصان روح کو دیتی ہے جو اہن کو زنگ اسکی عادت جلد حاصل ہوتی ہے بلکہ وہ کاہلی کا ایک اصلی حصہ ہے ذرا کام میں اغماض کرنے سے وہ بہت



جلد پیدا ہوتی ہے اور مخالف سرکش کی طرح سے اقلیم دل کو اپنے احاطہ قدرت میں کر لیتی ہے بعض کہتے ہیں کہ ہم سے فلاں کام کیونکر انجام ہو سکے گا جب تک کہ ہکو فرصت کا مینغنی حاصل نہ ہو۔ سے یہہ انکی سراسر غلطی اور کج فہمی ہے کہتے ہیں کہ ایک بی بی فرانس کی شہزادی کی مصاحبت میں مننا تھی ایک روز اسکو یہہ حکم ہوا کہ ایک گھڑی پیشتر حاضری کے کہانے سے میز پر حاضر رہا کرو بی بی نے تعمیل حکم کی کر کے اپنے دل میں خیال کیا کہ اتنا وقت میرا عطاات و بیکاری میں مفت گذرنا ہے اگر اسوقت کو مشغول تصنیفات کے واسطے غنیمت جانوں تو احسن فاحسن غرض کہ ایسے شکل مافی الضمیر آجما کر دیا اور باؤ گھنٹہ روز کی فرصت میں آخر کار دو تین مہینے تصنیف کئے مگر لازم آتا کہ جملہ امورات متعلقہ واسطے انجام ایک کام کے ترک نہ کرو بلکہ جب سب کاموں کی فرصت پاؤ اس کام کو بھی کرتے جاؤ ہر چند کہ سیکو امورات کثیر پیش ہیں لیکن اسکو فرصت قبیل مل ہی جاتی ہے اور وہ اس فرصت کو صرف آسائش و آرام میں ضائع کرتا ہے تفریح طبع کے واسطے اسے بہتر کوئی قاعدہ ہماری تجویز میں نہیں آتا ہے کہ آدمی اشغال گونا گوں پیش رکھے چنانچہ ایک صاحب فرشی نے یا انکہ بند افلاس میں سخت گرفتار اور بامید تلاش معاش ملک بملک زار و نزار گردش کیا کرتا تھا مطلق اپنے وقت کو ضائع ہونے دیا اور ایسی کتابیں تصنیف کیں کہ فی زمانہ سرگردانان و ادنیٰ احتیاج کو انکے مطالعہ کی ہی ضرورت

حاصل نہیں ہوتی ہے، بد طریقگی کے بھی پڑھنے سے وقت تلف ہوتا ہے بعض لوگ دسے کتابیں کہتے ہیں کہ جو ان کے پیشہ کے لئے مفید مطلب ہیں اور نہ فائدہ بخشی حال و استقبال کے واسطے سو دمنڈ پڑھ کر اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اگر ایسے شغل طفلانہ اور بیفائدہ اور ایسی کتابوں کے پڑھنے میں تم نے کمال ہی پیدا کیا تو کیا بیان ہے کہ ایک صاحب گھوڑے پر سوار چلے جاتے تھے اتفاقاً کتوں نے صاحب کو دیکھ کر عرف عرف کر شروع کیا صاحب نے پتہ اسٹاپ اور تر کر بھرب چاہک کتوں کو مار کر ہٹا دیا اس ضمن میں ایک بڑیا بول اُٹھی کہ اے صاحب تم نے اتنا وقت سفر کا خواہ مخواہ آخر کتوں ہی کے ہتادینے میں ضائع کیا فن مصوری یا علم موسیقی اپنے اپنے موقع و مقام پر تفریح طبع کے واسطے مفید اور دمنڈ ہے مگر بہرہ نہیں کہ شبانہ روز اسی کی مشق رہے کیونکہ ہر سخن وقتے دہرکتے مکانے دار دہ

بعض لوگ ایسے ہی شغلون کے شائق رہ کر اس سدا فال سے سفر کر گئے اور عادت قبیح کا بار اپنی جان کے سر پر رکھ لیکن جس کام سے کہ طبیعت بڑا ہو گئی ہو اسی کو پھر کرنا گویا یہ نہ ہی وقت کا ضائع کرنا ہے مجھ کو اس صلاح کے دینے سے کہ آدمی ایک شغل سے دل برداشتہ ہو کر دوسرے کی طرف میل کرے بڑا خطر پیدا ہوا ہے یعنی کہ میں ایسا نہ ہو کہ طلبا اسپر کار بند ہو کر اشغال گانہ سے بیقراری دل پیدا کریں برداشتگی طبیعت اور بیقراری دل دونوں

ہین انہیں تمیز کرنی چاہئے یعنی جس طرح جسم زیادہ محنت کرنے سے ماندہ ہو جاتا ہے اسی طرح دل بھی خستہ و بیقرار جیسے کہ تھکے ہوئے گھوڑے کو کانٹا مارنا بیجا ہے ویسے ہی طبیعت کسند کو محنت کی طرف مائل کرنا ناروا تبدیل شغل سے دل کو فرحت و طراوت رہتی ہے لیت و عمل سے یہی وقت کا بیجا شغل ہو جاتا ہے کیونکہ آج کا کام انجام نہ کرنے سے کل کا کام مضاعف ہو جاتا ہے اگر تم انجام بہام میں آیام گذاری گے حادی ہو جاؤ گے تو تمہارے دل کو چین اور آرام نہ ملیگا اگر انتہا سے وقت معین تک تم نے اپنا سبق دل نشین نہ کیا تو یہ صاف ثابت ہو جاوے گا کہ تمہارا دل تمہارے قابو میں نہیں ہے آج کا کام کل پر مثال دینا گویا وہی مثل ہے کہ دو روز کا سفر ایک منزل میں طے کر لینا ایسا ہو نہیں سکتا ہے +

لمبرجمہ کا ہش خواندہ باب علوم + ہر کہ کار خویش بر فردا گذاشت جو کام کہ تم کو علی الصبح انجام کرنا ہے شام پر منحصر نہ رکھو +

آگے طالب علم کو اپنا سبق یاد کرنیکے لئے مستعدی پر توجہ دے بغا علم و ترتیب وقت کے اچھی طرح معرف ہونے میں وہ کنجاہش ہے کہ جس طرح جاؤ والی میں اگر اسباب تہمتہ کر کے قرینہ و ترقیب سے رکھا جاوے مضاعف سما جاتا ہے اور مستعدی سے جمعیت خاطر بھی حاصل ہوتی ہے جو آدمی بریعا علم اپنا کام کرتا ہے اسکے مراج میں جلدی اور اضطراب رہتا ہے اکثر بیقید آدمی

مارے جلدی کے ایک کام بھی انجام نہیں کر سکتے ہیں چنانچہ ایک شخص سے کہ کوئی کام کر نیکو دوڑنا چلا جاتا ہے اتفاقاً جو کوئی ملاقاتی اسکو راہ میں مل گیا اور کچھ اتنے پوچھنے لگا تو وہ کہتا ہے کہ بس بس ابھی آپ ہم سے نہ بولئے ہم کو کچھ کام ضرور ہے اور جب وہاں پہنچت وقت کام کا بھی گزر گیا مستعدی سے انسان پر اعتماد اور اعتبار زیادہ ترک کیا جاتا کیونکہ شخص مستعد کا قول و فعل یکساں ہوتا ہے بلکہ جسکو اتنے اتفاق پڑتا ہے وہ بھی اسکی خوبو سے مستعد ہو جاتا ہے الحق +

آہن کہ پیارس آسنانشد + فی الحال بصورت طلاشد

عہد و پیمانہ بمنزلہ دین واجب الادا کے ہے جس طرح کہ قرض کا ادا کرنا فرض ہے اسی طرح وعدہ کا وفا کرنا واجب اور روا الکریم اذا وعد وفی یعنی سخی وعدہ کرتے ہیں اور اسکو وفا کرتے ہیں اور در صورت وفا نہ ہونے کے اس شخص کی کہ جسکو تم نے امیدوار کیا ہے اور وہ بیچارہ تمہارے قول و قرار پر مطمئن بیٹھا ہے بڑی خرابی ہے کسی مشغل کو چھیڑ کر اگر اسکو کام کا حق انجام نہ دیوں تو یہی وقت کا زیان ہوتا ہے لہذا سود مند یہ ہے کہ جس کام کو تم آغاز کرو تا انجام اُسے دست کش نہو بشرطیکہ وہ کام خلاف احکام الہی اور برعکس علم اخلاق اور تمہارے ایمان کے نہو دے جو کوئی اپنے کام کو سر انجام نہ کرے گا بجز تصنیع و فت اور بربادی محنت کے اسکو

ایک بُری عادت نکلنے کی پیدا ہو جاوے گی کچھ ضرور نہیں ہے کہ شب و روز درکار
انجام ایک ہی کام کے رہو بان ہر ایک کام کے لئے وقت معین کر لو +
انجام ہر کام کا آغاز میں گو مشکل معلوم ہوتا ہے مگر کرتے کرتے سہل ہو جاتا
جس طرح زر در ماہ سے جو دین دار نہوڑا نہوڑا قرض خواہ کو دیتا جاوے تو عاقبت
کار قرضہ سے بری الذمگی پاوے اسی طرح حصول فوائد کے واسطے تقسیم
وقت اور بندوبست خوب چاہئے جس شخص نے کہ نقرہ اس سخن کو بوتہ امتحان
میں نہیں گھلایا ہے وہ شخص حصول اُس سرور و آرام سے کہ جو مرد کار گزار
کو بسبب انجام دینے طرح طرح کے کاموں کے اوقات منقسمہ پر حاصل
ہوتا ہے محروم اور مایوس رہا جو تم اپنے نقد عمر کو گرانمایہ جانتے ہو تو سبک
اور خفیف کاموں میں اسکو رایگان صرف نکر و ایسا کام کہی نہ کیجیو
جسے داغ خجالت اور مذمت کا حال یا استقبال میں تمہاری میٹھانی
حال پر لگ جاوے آرے + جہرا عاقل کند کارے کہ باز آید پشمانی
چنانچہ نیر و بادشاہ روم کا امور سلطنت چھوڑ کر یونان زمین میں گیا اور
ستار نوازوں کو شہر شہر قریہ قریہ سے پیغام و پیک بھیج کر اپنے مقابلہ
واسطے طلب کیا کہ آخر کار نادم اور شرسار ہوا جو ریس مقدونہ کا بادشاہ
اپنا وقت قنذیل سازی میں صرف کرتا تھا اگرچہ ہنر دستہ کی کار آمد ہے
مگر بسبب نہونے نمایان شان بادشاہوں کے اسکو خجالت حاصل ہوئی

الحقی برکار سے وہ مرد سے ایک شخص چھو ندر کے شکار میں ایسا اوستا
 یک فنی تھا کہ اس فن میں کوئی مقابلہ اسکا نہیں کر سکتا تھا چونکہ اس فن میں
 بجز یہودگی اور ہزرگی کے کچھ سود اور یہود نہیں لہذا اسنے بارالفعال
 اپنے فرق حال پر رکھا + آٹھ سو برس میں بیشتر ایک ترسائی پادری گھوڑ
 پالنے کا ایسا شوق مافوق تھا کہ دو ہزار گھوڑے اسکے طویلے میں موجود
 رہتے تھے اور سائیسوں حکم تھا کہ شراب انگریزی میں میوہ جات تر
 کر کے گھوڑوں کو کھلایا کریں خرابی روپیہ کا تو ہم کیا بیان کریں مگر
 اسنے اس فضولی سے اپنے وقت کو ضائع نام کو بدنام اور عہدہ کو کھوٹا
 کیا اب اس زمانے میں بعضے بعضے ایسی ہی واہیات میں گوہر بے بہا
 اوقات عزیز کو خرچ کرتے ہیں انہوں اور انہوں میں تجاؤز کیا ہے
 جو دے زبان انام سے ہدف سهام ملامت بنتے ہیں +

بعضے لوگ زیب عارض ہی میں اپنا وقت برباد کرتے ہیں اگرچہ ایسے شخص
 صورت میں بہت گور سے چٹے معلوم ہوتے ہیں مگر باطن میں آہن زنگ
 خوردہ کہ جو کسی کام میں نہ آوے + لا ادری

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی لوکیا + سرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا
 آراستگی اور پیراستگی کام رندیوں کا ہے نہ مردوں کا سعدی فرماتے ہیں
 ایسے مردان بکوشید یا جامہ زنان پوشید یا م شباب میں اکثر جوان

ایسے اوباش اور گستاخ ہو جاتے ہیں کہ آخر کار انکو چاہ رنج و مصیبت میں گرنایا پڑتا ہے اگرچہ صاحب علم افعال و امیات سے اپنے تین دور کرتے ہیں مگر بمقاصد کے عمر جوانی کہ اُس میں سراسر نادانی ہوتی ہے گاہ گاہ واہی اور اوباش ہو ہی جاتے ہیں یعنی اکثر شام کے وقت دو ستون اور یاروں کے جلسہ میں زانو تہ کر کے چرچا و امیات کا کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ جو ایک گہنہ وقت ہمارا گفتگو کے مفائد میں گذر گیا خیر کچھ مضائقہ نہیں واضح ہو کہ ایک ہی گہنہ روز وقت کا ضائع جانارو باز پرس موجب بڑے مواخذہ اور مصیبت کا ہوتا ہے اگرچہ حرام کا بروز مرگ بارگاہ غفور الرحیم میں اپنے گناہوں اور خطاؤں سے توبہ اور استغفار کر کے مستعدی آمزش اور بخشائش کے ہو دینگے مگر ممکن نہیں ہے کہ جان پاک پھر اُنکے قالب شستر خاک میں لوٹ اے اور انکو کاری اور افعال حسنہ پر کرمت باندہ کر یاد اسش اپنی بد فعلی اور عصیان شعاری کا کرین +

اے طبقات جو اپنے خانگی اور پیشہ کے کاموں میں اعتراض و اغماض کرتے ہو و اللہ وقت مواخذہ یہی تمہارے دشمن جانی بن کے تمہارے وقت کی بربادی پر شہادت دیوینگے +

اے طالب علمو جو تکوید تمنا ہے کہ ہمارا وقت بشغل خوش اور بعیش و عشرت

گذرے تو بارگاہ پاک مجیب الدعوات میں دست دعا دراز کیا کرو کہا ہے
 کہ خدا کی جناب سے دعا مانگنا باعث نذرستی اور دلجمعی کا ہے نظر بران
 تم کو چاہئے کہ ہر صبح کو پاک پروردگار جل نعمانہ سے یہ دعا مانگا کرو کہ
 بارالہا تو نے جو ہم کو فہم اور مدد رکھ عطا کیا ہے تو ہم کو نیت صاف اور
 ایمان درست یہی بخش کہ جنکے ذریعہ سے ہم چند نفس تیری عبادت اور عطا
 میں صرف کریں + ہر شام کو تجویز کر لو کہ آج ہم سے کون کون کاموں میں
 نقص و خلل واقع ہوا کہ جنکے انجام کرنے پر ہمارا ایمان متقاضی تھا اور کیا
 کام ہم نے سرانجام کیا چنانچہ فیثاغورس حکیم نے لکھا ہے کہ اے شاگردو
 ہر روز جب تک کہ تم اپنے روز گذشتہ کا تصور اور خیال اس بات کا کہ ہم
 کیا کام خلاف شرع کیا اور کس کام کے سرانجام کرنے میں ہم سے خطا
 ہوئی نہ کر لو تب تک خواب کو حرام جانو اگر لوگوں نے پس از صرف نقد کرنا
 عمر ہاتھ پر ہاتھ ملا کہ حیف صد حیف ہم نے اپنے وقت کو ایسا برباد کیا
 جسکا بیان جوڑہ امکان سے خارج ہے ذکر ہے کہ ایک شاہزادی نے وقت
 نہضت عالم بقا کے خدا کی جناب میں دعا کی کہ جو ایک ساعت اور مرغ روغ
 کا لبد جسم سے پرواز کرے تو میں عوض اسکے کروڑوں روپے خرچ کروں
 اے طالب علمو خیال کرنا چاہئے کہ اُس نے تمام عمر مفائدہ بسر کی اور ایک
 ساعت کی واسطے اتنا کچھ زہر صرف کرنا تجویز کیا لیکن شیخ شیرازی کا

مقولہ ہے + مصرعہ امید نیت کہ عمر گذشتہ باز آید + اور ایک صاحب کا ذکر
 کہ وہ بھی وقت نزع یہی کہتا تھا کہ یار و جام حیات میرا لہریز ہو چکا ہے اس وقت
 میں میری دستگیری کرو لیکن کسی سے کچھ نہیں پڑا الحق مصرعہ

باہج دلاور سپر تیر قضا نیت +

چہتا باب گفتگو کے بابت

دو شخص متفق اللفظ و المعنی مجلس سے رخصت ہو کر رہ نورد وادی تردد ہو
 اشارہ میں ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ یا آج کا دن مجلس میں بکمال عیش
 و نشاط بسر ہوا اس نے جواب دیا کہ بٹے جیسی خورمی ہمارے دل کو آج
 حاصل ہوئی یقین کہ ایام ماضیہ میں کہہ ہی نہوئی ہوگی ماورا ازین آج جتنے
 صاحب محفل میں زمینت بخش تھے سب کے سب بادہ سسرور بغایت مسرور
 اور محفوظ تھے خدا جان صاحبوں کی فرحت کا کیا سبب تھا مگر اپنی شادمانی
 کا تو یہ سبب کہ فلا نے تکلم کی خوش کلامی اور حسن مقالی سے حظ کافی
 اور سرور و رانی حاصل ہوا پھر وہ کہنے لگا کہ ہماری راحت کا یہی ہی موجب
 جو تم نے بیان کیا دیکھا چاہئے کہ اگرچہ وہ طوطی زبان اپنی تقریر دلیلیز سے
 ابالی محفل کے غنچہ دل کو شکفتہ کرتا تھا مگر نہیں جانتا تھا کہ مجھ کو اس قدر قوت
 گفتار کی حاصل ہے کہ لوگوں کا دل میری طرف مائل ہے سبحان اللہ ایک
 متقرر سخن نیتی اور نیکو فہمی مجلس میں اس خوبی سے ذکر خیر کرتا تھا کہ تمام مجلس

انتعاش اور انبساط حاصل ہوتا تھا اگرچہ ہملوگ بہ نسبت مشاقی اور باتون کے
 طلاقت لسانی اور ذلاقت زبانی پیدا کرنے میں مہارت اور مشق کم بہم
 پہنچاتے ہیں لیکن جتنی خوشی گفتگو سے حاصل ہوتے ہے اتنی اور غلو سے
 نہیں جو انسان خوش تقریر ہوتا ہے مجالس اور محافل میں لیاقت اور
 خوبی اور ہی پیدا کرتا ہے فاضلے میں ایک ہی شخص کی عذب البیانی سے سب
 ابن السبیلوں کو قطع کرنا راہ کا اسپہل اور سرد و زیادہ از بیان حاصل
 ہوتا ہے خوبی تقریر کی تفصیل اور تشریح اس مقام پر ضرور نہیں ہے اتنا ہی
 کافی ہے کہ یہ نعمت بھی منجملہ نعمائے خدا داد ہے اور ہر حالت میں تفریح طبع
 کی واسطے ایک واسطہ محکم بنیاد اسے طالب علمو تم اسی پر تنوہ مت ہو
 کہ ہماری گفتگو میں قبایح اور عیوب کا دخل مطلق نہیں ہے بلکہ یو ما فیوما
 اپنی خوش گوئی اور تقریر زبانی کو مچرب اور مصفا کیا کرو گفتگو کے
 سوا ایسا کوئی طریق بہتر اور دلپسند نہیں ہے کہ جبکہ ذریعہ سے
 ہماری ذات سے مجلیوں کو سود اور فائدہ اور اُن سے ہلکو غرت اور
 مرتبہ حاصل ہووے کیونکہ جس محفل میں جو ہریان بازار تقریر لالی سخنان
 ابدار کو صدف دہانے جہارتے ہیں سامعین اُن موتیوں کو اگر اپنے
 درج سینہ میں اٹھا کر رکھ لیں تو کوئی مائع اور مارج نہیں ہے اور
 ارباب علم کی محفل میں ایسے ایسے بیان علمی ہوا کرتے ہیں کہ خدا ذکر کسی

کتب میں مندرج نہ ہوا ہوگا دانشمندی کی صحبت میں بیٹھنے اور طور و طریقہ اس صحبت کے دریافت کرنے سے انسان کے مزاج میں شائستگی اور پاکیزگی آجاتی ہے اور بدین دلیل جس شخص کو ہم سنتے ہیں کہ وہ صحبت نیک میں بیٹھتا اور شہا ہے بالضرور ہم دریافت کر لیتے ہیں کہ اُس کا رویہ پسندیدہ اور طریقہ سنجیدہ ہوگا صاحب تقریروں کی گفتگو می شائستہ سے سامعین کے بھی دل میں صلاحیت اور نرمی سما جاتی ہے اور وہ یہ جانتے ہیں کہ جیسا ان کا کلام ملایم ہے ویسا ہی دل بھی موم ہوگا بہر حال جیسی صحبت ویسا اثر سعدی فرماتے ہیں + سگ اصحاب کہف روزی چند پے نیکان گرفت مردم شد + اُن اشخاص کی گفتگو میں جو بظاہر باتیں اخلاق اور ارتباط کی کیا کرتے ہیں دو خطرے ہیں +

فقت
 اول اس وضع پر گفتگو کرتے کرتے آخر کار انسان کے دل میں منافقت اور معاندت ایسی جڑ پکڑ جاتی ہے گویا جبلی اور خلقی ہے گو کہ کہی اُسکی زبان سے دوست یا دشمن کے حق میں حرف درشت نہیں نکلتا ہے بہر حال ایسی عبارت قاری اور سامع دونوں کے حق میں مذموم اور معیوب ہے + دوم جو علم کہ صرف گفتگو ہی سے حاصل ہوتا ہے اُسین احتمال صحت اور غلطی کا رہتا ہے الحق گفتگو کے ذریعہ سے علیت کا حاصل ہونا پایہ اعتبار سے خارج اور ساقط ہے تواریخ کتابی پر اکثر لوگ مدعی صحت

اور سندنکے ہوتے ہیں جب مورخون کی غلطی سے کتابوں میں یہی گمان غلطی کا ہو پھر تقریر زبانی کو معتد اور صحیح سمجھنا خلاف عقل ہے جو شخص صرف گفتگو اور تقریر سے امید حصول علم کی رکھتا ہے البتہ اسکو قوت ناطقہ اور طاقت گفتار کی حاصل ہوگی الاصححت اور درستی سے خارج اور زایل ہوگی خوش بیانی اور تیز زبانی سے آدمی اپنے دل کو سرد اور محظوظ کر سکتا ہے لیکن جسوقت کچھ نئے مقدمہ علم کے کہ جنہیں ضرورت غور اور تعمق کی پڑتی ہے اسکے آگے آویٹکے کچھ اسٹے نبین پڑیگا طالب علموں کو بہ نسبت اور اون کے علمیت اور قابلیت زیادہ تر حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ تحصیل علم کیواسطے ہی دو طریق منتخب اور گزیدہ ہیں اور یہ دونوں طالب علموں کو حاصل ہوتی ہیں یعنی علمیت کی بائیں کتابوں سے اور اجبار صحیح ہر دیار کی گفتگو سے طالب علموں پر فرض اور مستحکم ہے کہ سوائے تحصیل علم کے طلاق لسانی یقیناً امتیاز نیک اور بد کے پیدا کریں اے طالب علمو چونکہ گفتگو بجز اشیاء تجارت کے ہے اور اسکو باہم ایک دوسرے سے ادلابد لا کرتے ہیں لہذا تمکو مناسب ہے کہ روز بروز اپنی علمیت اور گفتگو کو ترقی دیتے رہو اور جن شخصوں سے کہ تمنے فائدہ اٹھایا ہے انکو تمہیں اپنی ذات سے فوائد پہنچاؤ * اب ہم چند قاعدے درباب گفتگو بیان کرتے ہیں *

اول یہ کہ تم اپنے اپنے صحبتوں کے وقت کو دہیات ذکر اور چرچے میں

صانع نکر و کبھی کبھی محفل میں ایسے واہیات مذکرے ہو کرتے ہیں کہ دشمن
 آدمی لابد منغص ہو کر مجلس کو ترک کرتا ہے اور فوائد جلسہ سے اپکو محروم
 رکھتا ہے آئے طالب علم جو تم مجلس میں جایا کرو تو کسی ایسے شخص کو کہ جو
 تمہاری گفتگو کے قابل ہو دے تلاش کر کے اُسے ہمکلام ہو کر دیکھو کہ
 مجلس میں جاہل اور عاقل دونوں وضع کے آدمی ہو کرتے ہیں جو تم کسی محفل
 سے ناراض ہو کر گھر کو چلے آؤ اور اپنی ناخوشی کا سکہ اور گلہ کرو تو بہر
 حال تمہارا ہی قصور ہے اور جو بہ کہو کہ اُس مجلس میں نہ ہو کسی سے
 نہ کیلو ہم سے کچھ فائدہ حاصل ہوا تو یہ بھی تمہاری ہی سچہ کا پیر ہی
 حیف صد حیف کہ اکثر باب دانش نقد لیاقت اور استعداد کو ہرزہ گوئی
 میں صرف کرتے ہیں جو دے چاہیں تو بسط حصے بجا اور زیبا ہے اُمیطر حصے
 اپنی حسن لیاقت اور تمیز کو ظاہر کر کے اور لوگوں کو بھی راہ راست تمیز پر
 لاسکتے ہیں لہذا یہ قاعدہ پسند کرنا چاہئے کہ ہمیشہ توجہ اور میل فائدہ
 کی طرف رہا کرے * دوم ترش روی اور تلخی سے کبھی گفتگو کیا کرو عوام
 اکثر ایک دوسرے کی شکایت کنایا خواہ صراحتاً کیا کرتے ہیں اور سمجھنے
 والے سمجھ جاتے ہیں کہ یہ اشارے ہم پر ہوتے ہیں مثل ہے کہ کانے چوش
 کنوڑے پیٹ جو شخص کہ اورون پر تہمت باندھتا ہے اپنے واسطے بد کرتا
 حک تانا میں جو شخص کہ زیادہ تر ہوشیار اور عقلمند ہوتا ہے لوگ اس

فکر میں رہتے ہیں کہ کس طرح سے نتیجہ کر دیوں کیونکہ اس قوم میں یہ وہم کی بات جاری ہے کہ شخص مقتول کی دامائی اور اولیاءت قائل میں آجاتی ہے شاید ملزم یہی معتقد اسی قاعدے کے ہیں کہ ایک مرد سیکو کار پر الزام اور تہمت باندھنے سے اسکی خوبیاں ہم میں آجاوینگی اگر بیان مذکورہ صدر ناما رکا راست ہوتا تو الزام دینے والوں کو حضرات پر تہمت باندھنا بڑا سود مند ہوتا ہم لوگوں کو شکایت سننے کی ایسی عادت ہے کہ جو کوئی کسی مدح میں دس باتیں اور قبح میں دو باتیں ہم سے کہے تو ہم جو کی دو باتوں کو بگوش رغبت سنکر کالغرض فی الجرح دل پر نقش کر لینے میں شکایت کیڑو لیکھا کد تراور ملوث ہو جاتا ہے کیونکہ شاکل کا دل اُسے بوجہتا ہے کہ تکو شکایت کرنا فلافانے کی مناسب نہ تھی اور تم نے کی اور جب کام کو کہ تم نہیں کرنا چاہتے وہ کیا کیسا قول ہے کہ جو شخص دوسرے کے عیبوں کو دیکھ کر ہنسنا سب لوگ اسکے دشمن ہو جاتے ہیں اور جو شخص کسی شخص کو کسی پر ہنسنے دیکھتا ہے وہی ہنستا تو وہ عالم منہاسی میں ضرور اپنے دل میں یہہ خیال باندھتا ہے کہ میرے اوپر بھی کوئی ضرور ہنسیگا کیونکہ کتاب میں لکھا ہے من ضحک ضحاک اور اگر یہہ اندیشہ ہی نہ ہوے تو بھی اپنی خود پسندی سے اُس شاکل کو کہ جو اپنے تئیں بالاتر سمجھ کر اور وں کی شکایت کرتا ہے ناپسند کر بجا اگر تم نے کسی کو کسی شکایت کرتے نہیں دیکھا ہے تو ہکو معلوم نہیں ہے کہ شاکلون

کی زبان سے کتنے شخصوں کو سہام ملام ہوتے ہیں + بیان ہے کہ ایک دن تھا
سادہ لوح صاحب سلیقوں کی صحبت میں آنے جانے لگا اگرچہ وہ پتھرا
نہ تو پتھرا لکھا اور نہ کچھ چالاک بھی تھا لیکن تو بھی اُس صحبت میں بیٹھ کر گفتگو
کرتا تھا برخلاف مجلسیوں کے اسکی یہ عادت تھی کہ جب تمام مجلس برخواست
ہو جاتی تھی تب وہ اٹھتا تھا ایک دن لوگوں نے پوچھا کہ تم ہمیشہ تا برخواست
مجلس کیوں بیٹھے رہتے ہو اسنے کہا کہ میں یہ جانتا ہوں کہ جب کوئی شخص
مجلس سے رخصت ہو جاتا ہے تو حاضرین مجلس سے کوئی نہ کوئی اسکی بدی او
غیبت ضرور کرتا ہے لہذا میں بیٹھا رہتا ہوں کہ کوئی میری غیبت نہ کرے
سووم کہہ سکی جا پلوسی نگر و خوشامد اور تعلق سے انسان دوست اور آشنا کی
نظر میں حقیر ہو جاتا ہے لہذا اگر اپنے دل میں یہ جانتا ہے کہ جتنی میں خوشامد
دوست کی کرتا ہوں اتنے دو چند وہ میری کریگا +

چہاں سے اذکار طیبہ کو کہہ سکی اور نئے ادبی سے بیان کرنا چاہئے جو شخص
باک کو سبکی اور خفت سے مجلس میں بیان کرتا ہے وہ کسی نہ کسی مجلس کے
دلوورنج اور لصدیہ دیتا ہے ایسی گفتگو نہ علامت تیز فہمی نہ بے پروائی اور
باعث کہی صفت کی ہے بلکہ برخلاف اسکے حال اس شخص کا یہ ہے کہ اسکا دل ایسا
بڑا ہے کہ نئے ترغیب گناہ کرے کہ مستعد ہو جاتا ہے جو شخص کہ اپنے
آفرید کار اعمال شانہ کے ذکر و تحقارت کرتا ہے بیشک ترغیب دینے سے وہ اپنے

دوستوں کو بھی سبک کر گیا بہر حال ایسا شخص قابل اسکے نہیں ہے کہ اسے محبت کیجئے اور ایسے شخص کی دنیا میں بڑی بدنامی ہوتی ہے +

بسیب
 پیچم ہر ایک مقدمے میں گفتگو بلحاظ اور ہوشیاری کے کرو لیجئے شخص بے علمی کے ایسے معقل ہوتے ہیں کہ تم انکو دیکھتے ہی دریافت کر لو گے کہ انکا مادہ اور مغز اتنا ہے + آسے طالب علمو اگر تم بھی ایک ہی طریق پر گفتگو پسند کرو گے تو تمہارا حال بھی ہو گا یہہ بھی جانو کہ ایک ہی طور پر گفتگو کرنے سے دل گہبرا اوٹھتا ہے حتی المقدور ایسے ذکر مجلس میں کم کیا کرو اسکا خطرہ سبکو ہے ہم جانتے ہیں کہ جتنی ہی انسان کی عمر زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی شوق اشغال ذکر کا ترقی پذیر ہوتا ہے لیکن از ابجا کہ اپنا ذکر کرنا بہت مشکل اور ناز ہے کیونکہ انسان کو آپ اپنی مذمت ناگوار اور تعریف کرنا نامعین کو گران ہے لہذا تمکو چاہئے کہ تم اپنے باپ یا اپنے اجل کے حتی الوسع ذکر مختصر کیا کرو کیونکہ خود ستائی سے لوگوں کو یہہ گمان ہوتا ہے کہ یہہ شخص ہامعین سے امیدوار تھا اور صفت کا ہے +

ششم بندہ سنجی سے باز رہو بندہ گوئی میں ہوشیاری چاہئے اور اتنے اگر گفتگو سے سنجیدہ کار نظر کر کے انکو مشہور کرو تو بہت اچھا ہے کیونکہ لطیف گوئی کا مایہ تمہارے پاس ورون کا ہے تمکو یہہ طاقت نہیں ہے کہ اسکو بڑا سکو گے اگر تم بندہ گوئی کی عادت پیدا کرو گے تو اس میں فساد کا خطرہ ہے

بذلہ گوئی مثل القتل کے ہے جو اسکو گہو ماسی تو کسیکو ضرور زخم لگ جاویگا جو تم بذلہ گوئی کی عادت کرو گے تو ضرور بالضرور تمہارے ہمعصرون کے دل پر لطیفہ کا زخم لگے گا اور آخر کار باہم فساد برپا ہوگا جس شخص کو تم سنو کہ وہ بہ نسبت دوستی دوستوں کے لطیفہ کوئی پسند کرتا ہے یقین جانو کہ اندک مایہ مدت میں ایک ہی اشکا دوست نہ رہیگا۔ ہشتم کسی مجلس میں اپنے علم اور دانائی کو دکھلایا مت کرو کوئی شخص آگے نوا دان نہیں جانتا ہے بلکہ جو شخص اپنی علمیت مجلس میں ظاہر کرتا ہے تو وہ گویا جلیسون کو یہ کہتا ہے کہ تم سے ہمارا داناشی بڑھ کر ہے اور عقل ہماری بہتر کسی طالب العلم نے اپنے تئیں مجلس میں پسند کرینے واسطے کوشش بہت کی مگر نہوا اشکا سب دریافت کرنا مشکل تھا مگر میں نے اول ہی ملاقات میں اتنے دریافت کر لیا یعنی وہ ہمیشہ مجلس میں بیٹہ کر زبان فارسی میں گفتگو کرتا تھا اور لغات عربی اور معنی اصطلاحی اور لغوی کا امتیاز بتلاتا تھا تاکہ مجھکو جتنا علم سمجھیں اگرچہ اس میں کچھ نقصان نہیں مگر لوگوں کو اسکا بکتر معلوم ہوتا ہے اگرچہ جتنے تو ایک ہنٹے میں اتنی لغات کتنا سے دیکھ کر یاد کر سکتا ہے کہ مجلس میں بولنے چالنے کی واسطے کافی ہووے مگر کچھ اس سے علمیت ظاہر نہیں ہوتی ہے جو صاحب علم اور صاحب کمال ہوتے ہیں وہ اپنے فضل و کمال کا غرہ نہیں کرتے ہیں کیونکہ +

ہندیناں پر بیوہ سر برزین + ہشتم جب تم کسی اہل مجلس سے گفتگو کرنے کی

خاطر مخاطب ہو تب اپنے دل کو لوٹ کر سے پاک رکھو اور اشرفون کے
 جلسے میں اگر کسی شخص کی گفتگو میں کچھ غایب الودگی اور ناپاکی کا ہوتا ہے بے
 ریب تمام مجلس نشین اس پر بدیدہ حقارت نگاہ کرتے ہیں اور یہ بھی
 جانا چاہئے کہ ایسے کلمات ذومعینین اور لطایف کا کہ جتنے تذکرہ سے کسی طرح کی
 قباحت پیدا ہووے استعمال کرنا باعث ناراضی اور کراہیت سامعین کا ہوتا
 لہذا ہر نوع کے مضمون کو خواہ وے افسانے خواہ فصیح ہو وین غایب
 قباحت سے مترا کہنا چاہئے + گفتگو میں کچھ شایبہ بغض اور عناد کا
 ہی نہ ہووے اور اسکے واسطے اور کوئی تدبیر مناسب نہیں ہے بجز محفوظ
 رکھنے دیکھنے حد سے سگفتہ دلی اور کشادہ پیشانی سے بھی گفتگو کرنی چاہئے
 اگر قصد کرو تو یہ عادت پیدا کر سکتے ہو اور جو یہ عادت پیدا کر لو گے تو اول
 مجلس ہمیشہ تمہاری محبت پسند کرینگے خندہ رو کی صحبت سے دل غلین کو فرحت
 حاصل ہوتی ہے بلکہ جو انسان بحالت رنج و تعب جب اپنے دوست آشنا کو
 دل شلا اور شکفتہ خاطر دیکھتا ہے البتہ اس کا دلان بھی فرح ہو جاتا ہے ایسی حالتوں
 جس کو چاہو دیکھ لو کہ وہ بالضرور لو ازم تفریح طبع کی واسطے محتاج
 ہوگا مگر حاصل ہونا لو ازم مذکور کا سوا اسے خوشی خاطر اپنے ہم جنوں کے
 اور کسی ذریعہ سے ممکن نہیں ہے اس عمل میں کیا خوشی حاصل ہو سکتی ہے
 جہاں ہر واحد کے چہرے پر اناراندوہ و طلال یکسر پدیدار ہو وین دیکھا جائے

بعض اشخاص چٹکان سنگ وغیرہم کو بد نیز ادا پالتے ہیں کہ اونکے جت و خیز اور کبیل کو دکو دیکہہ کر اونکے دلکو بھی فرحت حاصل ہو و پس سرور دل حاصل ہونا بہر حال موقوف اوپر انبساط اور نشاط دل رفیقوں کے ہے دیگر بیچ + چند قواعد گفتگو کے باب میں مسننات کی تصنیف سے انتخاب کر کے لکھے جاتے ہیں اونکو خوب غور اور خوض سے مطالعہ کر کے عمل میں لاؤ + اول جسطرح سے تم اچھی اچھی کتابوں کو اپنے فائدہ کے لئے جمع کرتے ہو ویسے ہی لحاظ احتیاط اور ارتباط میں مرعی رکھو فائدہ اور سرور فقط اچھے رفیقوں اور اچھی کتابوں سے حاصل ہوتا ہے اگر تمکو دوستوں سے کچھ فائدہ اور فرحت حاصل نہوے تو تمکو مناسب ہے کہ تم اپنی خوبی تقریر اور صحبت دلپذیر سے اونکو مستفید کرو اور جو یہہ ہی نوسکے تو ایسے دوستوں کی صحبت سے نفرت کرنا بہتر ہے دوم اپنے ہم صحبتوں کی قدر شناسی ملحوظ رکھو اگر وہ تم سے عمر میں بزرگ ہووین تو بطور شاکردان اونسے سوالات علمی پوچھو اور اونکے جوابات کو دہیان کر کے سنو اور جو وہ چھوٹے ہووین تو اونکو فیضان تقریر اپنی سے مستفیض کرو +

سوم جب اہل مجلس گفتگو کرتے کرتے مہر سکوت دہن پر رکھین تب تم ایسی بات کا ذکر چھیڑو جب پھر ایک آدمی اپنی اپنی رائے دے سکے

اور مجلس میں جانے کے قبل ایسی باتوں کو سوچ سچھ لے لو کہ جنکے تذکرہ سے بازار مکالمہ کا گرم رہے + چہارم جب کسی سخن جدید یا مفید کا محفل میں مذکور ہووے اور کو جب اپنی مکان پر جاؤ بیاض میں لکھ رکھو مگر جو واہی بناہی ذکر درمیان آوے اور سپر خیال کرنا بہی نچاہی + پانچم مجلس میں بت کے مانند خاموش بیٹھا رہنا نچاہی کیونکہ قفل سکوت زبان پر لگانا صاحب سلیقو نکاشیوہ نہیں ہے سب مجلسیوں کو زیبا ہے کہ ایک دوسرے کو کلام پر تکلف اور تقریر دلپذیر سے خوش و خرم کریں جو تمہارے بھی یہی نیت اور عزیمت ہووے تو کہان تک ایسی بات تمہاری زبان سے ادا نہوگی جبکے ذکر سے تمہارے رفیق خوش نہوں گے اور جو تم یہ بات کہو کہ کوئی ایسی بات خاص نکویا نہیں ہے کہ جس سے ارباب محفل مستفید ہووین جواب ہمارا یہ ہے کہ اولاً حسن کلام طرز تقریر مستحکم پر منحصر ہے نایا کلام کرنا ہزار بار خاموشی سے بہتر ہے + زبان دی ہی خدانے آدمی کو نطق کی خاطر + رہی خامش اگر گونگے سے اور سب پر تفاوت کیا ششم مجلس میں اگر کوئی شور اور غوغا برپا کرے تو تم اس میں ہرگز نریک مت ہو اگر کسی مقدمہ میں مباحثہ گرمی سے ہووے تو تم خاموش بیٹھا کر اول سب کی رائے اور تجویز کو سن لو بعدہ اپنی رائے سب مجلسیوں کے حضور بیان کردو + ہفتم یاد رکھو کہ آدمی کو اپنے عیوب اور قبایح ہرگز دیکھ نہیں

پڑتے ہیں لہذا اوہ کی رفتار و گفتار پر بیروتی سے لبا اعتراض کا کہولنا نامناسب ہے + ہشتم اگر کوئی اہل مجلس کسی شخص کی مذمت کرے تو ٹکوں یہ مناسب ہے کہ پہلے تم شاکی کو نصیحت کرو اور جو وہ اوس پر لٹا کرے تو تم خاموش ہو جاؤ تا اوسکو معلوم ہو جاوے کہ تمکو شکایت کا ستانا گوارا ہے نہم اس نیت سے گفتگو کرو کہ لوگ تمہاری تقریر پر تحسین اور آفرین کریں دہم جب کسی امر کا ذکر پیش اوے اور کوئی شخص اوسکے بات میں کوئی بات کہ جو تمکو مطلب سے دور معلوم ہووے کہے تمکو مناسب ہے کہ کچھ اعتراض مت کرو کیونکہ شاید اور صاحب محفل اوسکے کلام کو معقول اور مناسب تصور کریں یا اوسکے کلام سے کوئی بات مفید منکشف ہو جاوے +

یا ز دہم بے تکلفی سے گفتگو کیا کرو تا اور ارباب مجلس میں تکلف ہو کر بازار گفتگو کا گرم کریں اور اسی طور سے بہت سی باتیں مطلب کی ظاہر ہووین علاوہ قواعد و قوم کے ہم اور ایک قاعدہ فلبند کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ تم مجلس میں بیٹہ کر کسی بات سے خفا اور رنجیدہ نہو اگر کوئی تمکو برا کہے یا اور کسی نوع سے تمکو ناراض کرے تو وہاں برداشت کر جاؤ کیونکہ وہ محل قضیہ اور جھگڑے کا نہیں ہے اگر حریف تمہارا خشکین اور تند مزاج ہووے تو تم بجال تھل اور اعتدال مزاج کے اوسکے ساتھ گفتگو کرو آخر کو تم غالب ہو اور وہ مغلطو کیونکہ غصہ اور گرمی سے آدمی کا چراغ عقل گل ہو جاتا ہے

انگریزی مقولہ ہے + کہ تو ارٹھنڈ ہی تیز ہوتی ہے + اب جانا چاہئے
لوگ، قدر اور جانب داری اوس شخص کی کرتے ہیں جو موقع خشم میں تحمل کو کام
فرمانا ہے اور اپنے مزاج کو درجہ اعتدال سے لغزش نہیں دینا ہے الحق
مصرعہ از خوردہ چہ ہتر است گفتا کہ غضب غصہ و رآدمی سے تنکو کچھ
علاقہ رکھنا نہ چاہئے دنیا میں بجز پریشانی خشم کامل جاوینگا یعنی وہ اگر تم سے
زور آور رہے تو اوسکو بھی ایسے کسی زبردست سے کام پڑ جاوینگا جو اوسکا
ناک میں دم کرینگا بہر حال ہر فرعون نے رامو ساسی + اوس مباحثہ کو اگر زمین
طرفین کو انکشاف حق سے کچھ غرض ہووے لیکن ہر ایک بہ چاہتا ہے
کہ اپنے حریف کو کسی طرح سے قایل مقبول کرے کسی محقق میں دخل دینا چاہئے
یا در کہو کہ جب مباحثہ میں صورت مجادلکی نمودار ہووے اوس وقت
اوس مباحثہ کو موقوف کرنا چاہئے اسی طالب علموں آدمی کو قوت ناطقہ
کی مدد سے تصورات دلی اور خیالات قلبی ظاہر کرنیکی جو طاقت ملی ہے تو جانا
چاہئے کہ وہ طاقت بہترین نعمتوں الہی سے ہے اس طاقت کے وسیلہ سے
انسان نوع نوع کی عیش اور طرح طرح کے فائدے حاصل کر سکتا ہے
مگر زبان ایسا ایک آلہ ہے کہ اوس سے اکثر مفیدے اور فتنے کے برپا
ہونیکا امکان رہتا ہے کسی اوستاد کا قول ہے + **بیست**
تبعیثت زبان کشیدہ در کار + زین تیغ کشیدہ کہ گنہگار۔

حاشا کہ زبان سگے گزرنہ است + در جس دہان ازلان فکندہ است
انسان کو لازم ہے کہ اپنی زبان کو فید دہان میں رکھے کیونکہ روز باز پیرس
ہر لفظ اور ہر کلام کا مواخذہ زبان سے ہوگا اور مکافات عمل ملیگا اب
جانو کہ جس طرح خداوند تعالیٰ نے حکمت بالغہ سے زبان کو لفظ کی
خاطر بنایا ہے اسی طرح کان کو یہی سنتے کے لئے پیدا کیا ہے پھر
اور کان باہم لازم ملزوم ہیں جو قاری کچھ بڑا کہیگا تو بے شک اثر اوسکو
سامع پر برابرا ہوگا اور جو اب یہی اسکی کہنے والے ہی سے متعلق ہوگی
علم اور خلیق آدمی طرز کلام اپنے اوصاف سے رفیقون اور اہلچشمین کو
بہی بہرہ ور اور عظمت و جلال وحدہ لا شریک کا ہر واحد کے لئے
لفظ کا لہجہ کر سکتا ہے بہر حال جو شخص موصوف بصفات بالا ہوگا
وہی اپنی گفتگو سے فرحت بخش دلہاے اجتا ہوگا جو لڑکا کہ ہنوز صاف
صاف بول نہیں سکتا ہے جو ایسے منکلم کی صحبت میں رہے تو فیض
صحبت اوسکے سے تعلیم اسکی خاطر خواہ ہو جاوے لہذا آدمی اپنی گفتگو سے
یا تو بڑے بڑے فائدے اور لوگوں کو خوشیگا یا وکے کہ جو اسکو عمر بزر
ر کہتے ہیں اوستے ریجید ہونگے اور بخر رنج کے اوسکو بھی کچھ فائدہ نہوگا
بہر ہم یہ کہتے ہیں کہ اس بات کو یاد رکھو جو کچھ بلیت موندہ سے بخیر ہر لو
نہیں سکتی اور حضور خدا کے پہنچ جاتی ہے اور اوسکا اثر خواہ نیک

خواہ بدروز قیامت روح کو معلوم ہو جائیگا +

سائلوں باب درس کے باب میں

ظاہر ہے کہ طالب علموں کی ترقی اکثر تندرستی اور صحیح البدنی پر منحصر اور ملتوی ہے جب کسی قوت بدینہ میں کسر آجاتی ہے تب عقل بھی اوسکے ہم دربن کر طالب علم کی طبیعت کو تحصیل علم کی طرف رغبت نہیں دیتی ہی اگرچہ سبب زایل ہونے کو اسے جسمانیہ کے فروغ عقل میں کسی طرح خلل واقع نہیں ہوتا ہے مگر مانند اوس آتش کے کہ جو کواہ خشک میں لگ کے زور شور سے جل اٹھتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد اگر اثر حرارت کا بھی اوس میں ڈھونڈ ہے اصلمانہ پائے عقل جب صورت منزل کی پکڑتی ہے پھر ترقی اوسکی ناممکن اور محال ہے + اسی طالب علموں اگرچہ تم سبب کم مبری لوازمات ضروریہ کے تحصیل علم میں قاصر ہو مگر جب محنت اور مشقت کرنے پر کمر باندھو گے البتہ دولت علم کی پیدا کرو گے چونکہ تندرستی انسان کیواسطے نعمت بے بدل ہے لہذا جب تندرستی میں کچھ نقص واقع ہوگا علم کا حاصل کرنا معلوم بلکہ محسوس اگرچہ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ جو شخص بدل و جان بلا لحاظ صحت اور تندرستی کے مطالعہ علم ہی میں مشغول رہے گا کما ہوا حقہ دولت علم حاصل کریگا اور عوام اوسکی ترقی پر متعجب ہونگے مگر بے فائدہ یعنی سبب عدم خبرداری صحت اور تندرستی کے

ضعف اور سپراسقدر غالب ہوگا کہ زندگی اوسکو وبال جان معلوم ہوگی
 ہر طالب علم کو اس بات پر خیال کرنا چاہئے کہ مطالعہ کرنا کا حقیقہ علم کا بغیر خطر
 جان کے محال ہے کیونکہ خدا نے بنی آدم کو محنت و مشقت کی واسطے پیدا
 کیا ہے نہ کہ قوی کے معطل اور مجہول رکھنے کے لئے دیکھو وہی شخص صلیبیٹ
 اور تندرست رہتا ہے جو جنگل اور پہاڑ کی سیر کرتا ہے اور جسم کو ورزش
 ہی میں رکھتا ہے شرط یہ ہے کہ انسان اپنی قوت کے اندازہ سے زیادہ محنت
 نہ کرے کیونکہ اوس میں بھی ضرر کا احتمال ہے طالب علموں کی عادت ایک جگہ
 میں بیٹھے رہنے کے برخلاف تقاضاے خصایل انسانی ہے اگر کوئی شخص
 بغور و تامل خیال کرے تو اوسکو صاف واضح ہو جائیگا کہ انجینڈ میں
 جو طلبہ اے نوجوان مطالعہ علم کی کثرت اور شدت سے رقم جیات کو
 آب ہلاکت سے دہوتے ہیں اور عاقبت کار بسبب بھری بدن کے
 انجام محنت کا بد دیکھتے ہیں چونکہ طالب علموں کو یہہ تصور باطل متصور
 رہتا ہے کہ زمانا تحصیل علم اور آراستگی عقل اور فہم کا وہی ہے جو کتب
 نشینی میں بسر ہوتا ہے لہذا وہے کمر ہمت اس ارادہ پر باندھتے ہیں
 کہ تمام علوم کو حاصل کر قدم سخن مدرسہ سے باہر رکھینگے +
 آئی طالب علموں ہم خوب جانتے ہیں کہ تنکو چند سببوں سے ورزش جسم
 سے عذ ہے +

اولاً شاید تم یہہ عذر پیش کرو گے کہ جیسے تندرست کو دوا دیکر کار نہیں ہے
 ویسے ہی قوی آدمی کو ورزش کی کیا حاجت ہم جو ان تندرست اور جالاگ
 ہیں ہمکو کچھ مرض نہ کسی طور کا غم اور الم ہے اور جیسے لوگوں کو طاعون
 ویسی ہے ہمکو بھی خدا نے طاقت عطا کی ہے ہم عادت ورزش کے کہہ ان
 پابند ہو دین اور مفت اس بار سے سرکیواسطے دردمول لیون جو لوگ
 بیمار اور ناتوان ہیں وے ورزش کیا کریں ہمکو کچھ غرض نہیں ہے +
 ہم تمہارے کلام کو قطع کر کے یہہ کہتے ہیں گو کہ تمکو اس وقت ورزش کی
 کچھ حاجت معلوم نہیں ہوتی ہے مگر ایسا نہو کہ غفلت کرتے کرتے تمکو
 ضرورت ورزش کی بت معلوم ہو وے جب ضعف اور نقاہت تم پر اس
 شدت سے غالب ہو وے کہ اوس وقت ورزش بھی کچھ پہل نہ دیوے
 اگر تم اس بات کی دلیل چاہو تو اون عزیز و نئے جو مطالعہ علم کا تجربہ حاصل
 کر چکے ہیں جا کر پوچھ لو کہ ورزش طالب علم کیواسطے فرض ہے یا نہیں
 دویم شاید تم یہہ عذر بھی تراشو کہ ہمکو ورزش کی فرصت کہاں ہے
 بسبب اسکے کہ ہمکو بہت سے سبق یاد کرنے پڑتے ہیں یا اور اسبباً عارضی مانع
 جالو کہ یہہ عذر تمہارا سراسر غلط ہے امتحانا تم ہر روز اپنے جسم کو
 ایک اندازہ سے ورزش دیا کرو اور دریافت کرو کہ بسبب برکت اوس
 ورزش کے بہ سہولت تمام مطالعہ علم میں مشقت زیادہ کر سکو گے صحیح ہے

کہ اگرچہ ورزش میں وقت صرف ہوتا ہے لیکن عوض اوس مضرت کے تمکو
منفعت کثیر حاصل ہوگی +

سوم شاید تمکو یہ عذر ہو کہ ورزش سے کچھ فرحت حاصل نہیں ہوتی
ہے اس سبب سے ہکو اوسکا کچھ شوق نہیں ایسی بہت تدرین ورزش
کی ایجاد کی ہیں کہ جن سے طالب علم اپنے جسم کو یہی جاق رکھیں اور جانی
بدن سے فرحت بھی حاصل کریں چونکہ انسان ضعیف بنیان کا اہلی پسند ہے
اور جب تک اوسکو کسی تدریس سے ورزش کا شوق نہ ہو وے تب تک اوسکو
استعمال اوسکا نہایت ناگوار معلوم ہوتا ہے لہذا بعضوں کا یہ قول ہے
کہ کسرت دستی مثلاً زمین کہو دنا مگر اور لیزم بہر یا بہت مفید ہے
بعضے یہ کہتے ہیں کہ کسرت بدنی جیسے کشتی کہیلنا زیادہ تر سود مند اگرچہ
کسرت بدنی کے نسبت ہم کسرت دستی کو مفید سمجھتے ہیں کیونکہ اوس سے
کبھی کبھی مود با تہہ آتا ہے لیکن ہم اپنے تجربہ سے یہ رائے دیتے ہیں
کہ طالب علم کے حقیقین پایادہ سیر کرنا سب ورزشوں سے مفید تر ہے
بجان صاحب کن ہی یہی رائے ہے کیونکہ اس ورزش میں بلا تحمل اذیت
سب اعضا کو حرکت ہوتی ہے اور ایک خوبی اس میں یہ ہے کہ پایادہ سیر
کرنیکے لئے کچھ لوازم بھی ضرور نہیں مثلاً اگر تم صبح کو اپنے مکان سے سیر کرنے
کے لئے نکلو تو ہوائے معتدل اور مرطوب سے جو علی الصبح بہتی ہے

تمہارے بدن کو طراوت اور تازگی حاصل ہوے اور دیکھناز میں
گوناگون اور شادابی بنانا اور نوع بنوع و خوش اور طیبو کا تمہاری
انکھوں کو رطوبت اور دلکو فرحت بخشنے اور ایک فائدہ سیر و تماشا کا
یہہ ہے کہ تم کسی یار و آشنا کو رفاقت میں لیکر گفتگو سے دلپند سے
اپنی خاطر کو شگفتہ اور تازہ کر سکتے ہو اور سیر کر نیکے وقت کسی دوست کا
ہمراہ ہونا اور باہم بات چیت کرنا یہہ فائدہ دیتا ہے کہ طوالت راہ کی
اور کسالت چلنے کی بالکل معلوم نہیں ہوتی ہے لہذا تمکو مناسب ہے
کہ جو کوئی دوست تمکو مل جاوے تو اسکو اپنے ساتھ سیر اور تماشا میں
شریک کر لو آئی طالب علمو اگر تمکو ان فوائد میں کچھ احتمال اور گمان
ہو دے تو ہنوز سے دنوں اسکا تجربہ کر کے دیکھ لو کہ کیا عجیب
فائدہ تمکو اس عادت سے حاصل ہوتا ہے اور ایسے ایام مشا شدت
گرمی میں کہ تم سے تحصیل علم میں محنت نہیں ہو سکتی ہے چاہئے کہ سیر
اور گشت کر کے قوت حاصل کرو تا جب ایام موافق مطالعہ کرنے
علم کے اور نیکے تم سے خوب محنت اور مشقت ہو سیکے گی دو طالب علم
ہمارے دو ستون میں تھے جنہوں نے اس طریق آسان سے
بہت فائدہ حاصل کیا تھا ایک سال موسم گرمی میں دسے دو دنوں سا
ہو کر ہر روز سیر کر سکو نکلتے تھے اور روز حساب اپنی سیر کا لکھ رکھتے تھے

جس دن بائج میل سے کم چلتے تھے اسکو محسوب نہیں کرتے تھے
تسپز ہی میزان دینے سے اوٹلی سیر کی مسافت دو سو میل جمع
ہوئی غرض اسپر جسے اونہوں نے خوب قوت حاصل کی اور
جب ایام سرما آئے اونسے خوب محنت مطالعہ عالم میں ہو سکی الغرض
اس عادت کو جو تم اختیار کرو تو تمکو ایسی عادت سیر کرنے کی
ہو جاوے گی کہ سیر کرنا حاجات انسانی سے معلوم ہوگا +

چہارم جو تم یہہ معذرت بھی کرو کہ چونکہ طالب علم ایک جگہ بیٹھے
رہنے کا عادی ہوتا ہے لہذا ہمکو سیر و تفریح نہایت ناگوار اور
نالپند معلوم ہوتا ہے تو ہمارا جواب یہہ ہے کہ ترقی علم کے باب
میں تمکو کچھ یہہ عادت مد نہیں ہے بلکہ محل تم اس عادت
مقبوح کو کیوں پیدا کرتے ہو اور جو تم اس بات کے مسکر ہو کہ پہلا
ایک جگہ کے بیٹھے رہنے میں کیا قباحت ہے تو اس امر کے
ثابت کرنے کے لئے ہمکو کتب طبی کی دیلون کو پیش کرنا کچھ ضرور
نہیں ہے تجربہ سے اسکو چاہو آزمائش کر لو مثلاً کسی خلوت میں
کتابوں کو لیجا کر چند روز مطالعہ میں صرف کرو اور زرش کا نام
نہ لو دیکھو اس سے کیا نتیجہ حاصل ہوتا ہے بے شک تھوڑے
دنون میں تمہاری یہہ حالت ہو جاوے گی کہ حرکت کے خیال ہی سے

تمہاری بدن کا عضو عضو در در کرنے لگے گا الغرض جس کام کی عادت ہو جاتی ہے وہی بہتر معلوم ہوتا ہے اگر سکونت کی خوبیاں اور تو سکونت اچھی اور حرکت بڑی معلوم ہوتی ہے۔ قس علیٰ ہذا حرکت کی عادت ہو جانے سے سکونت گران گذرنی ہے اب جانا چاہئے کہ جو تم کا ہے گا ہے باقتضای طبیعت ورزش کیا کرو تو اوس میں کچھ فائدہ نہیں بلکہ ورزش مستعملہ میں نقصان کا اندیشہ ہے اگرچہ بعضوں نے ایسا ہی کیا ہے اور جو کہ عادت نہونے سے کسالت اور ماندگی زیادہ معلوم ہوئے اس سبب سے اونہوں نے یہ خیال کیا کہ ورزش میں سراسر ضرر ہے لیکن یہ خیال باطل ہے خوبی ورزش کی عادت پر منحصر ہے +

نقل ہے کسی گنوار نے جس نے تکیہ کی صورت خواب میں ندیکھی تھی ایک شہی روئی لیکر پتھر پر دہری اور اوس پر اپنے سر کو بارادہ آرام رکھا جب پتھر اوسکے سر میں گرنے لگا تب وہ بول اوشہا کہ جو لوگ کپڑے میں روئی بہر کر تکیہ بناتے ہیں اوسے کیا آرام پاتے ہونگے دو سکنے جواب دیا ای نادان تو نہیں جانتا ہے کہ ہر چیز میں اندک چاہئے کہ جو اوس اندازہ میں قلت یا کثرت ہو جاوے تو بدل نفع نقصان پیدا ہوتا ہے فقط +

آب ہم ایسے چند قواعد کا بیان کرتے ہیں کہ جنکے عمل سے ورزش
فائدہ دیتی ہے +

اول چاہئے کہ ورزش باقرینہ اور روزمرہ ہو وے جس طرح بدن کی
برورزش کی خاطر خوراک کی ہر روز ضرورت ہوتی ہے ہضم ہونا
اوس خوراک کا ورزش اور حرکت پر ملتی ہے اوس طرح
ہر روز ورزش ہی کرنا چاہئے کیونکہ جس شخص کو چلنے پھرنے
کی طاقت ہے اوسکو ورزش کرنے سے کچھ عذر نہیں ہو سکتا
ہے +

دوم وہی ورزش سود مند ہے جسکو دل قبول کرے بدین سبب
کہ اگرچہ ورزش بومیہ سے تندرستی حاصل ہوتی ہی لیکن اگر وہ
مرغوب اور دلپسند نہ ہو وے تو انسان کی دل شکنی کا گمان
ہوتا ہے یعنی اگرچہ جسم کے فائدہ کی واسطے آدمی جبراً و تہراً
ورزش کرنا اختیار کرے گا لیکن اوسکا دل ضرور طول اور نامشاد
ہوگا ایسے مقام پر دانشمندان کے اس قول کو بھی ملحوظ رکھنا
چاہئے کہ خدا نے ہماری تفریح طبع کے لئے بہت سی چیزیں
مقرر کی ہیں مگر اون چیزوں سے فرحت حاصل کرنا اختیار ہمارا ہے
جو دل مغمو ہے تو کسی چیز سے اگرچہ وہ جیسی چاہئے ویسی ہی ہو

فرحت ہرگز حاصل نہوگی اور جو دل خوش ہے تو اشیاءِ بدمزہ
بہی لذت حاصل ہو سکتی ہے سچ ہے دل کی خوشی سے خوشی
دلکے رنج سے رنج +

سو م جانا چاہئے کہ اگرچہ قوتِ مدرکہ مثلِ کان کے ہے یعنی جب تک
وہ کسی شغلِ مشکل میں مصروف ہے تب تک وہ ملندہ چڑھی ہوئی
کان کے ہے لیکن جیسے کان کا مدام چڑھا رہتا دفعہ اسکی مطبوعی
کا ہے اسکی طرح آدمی اپنی عقل کو بھی اگر ہمیشہ ایسے مشکل شغلوں میں
کہ جن میں اسکی زور کرنے کی ضرورت ہووے مصروف رکھے
تو قوتِ عقل کی نایاب ہو جاتی ہے نظر برآں جیسے کان کا اتار کر لینا
ضرور ہے ویسے ہی عنانِ عقل کو اشتغالِ مشکل کی طرف سے موڑ لینا
مناسب اسے طالبِ علموں اگرچہ حکما کے فلاسفہ نے
ایسے قواعد لکھے ہیں کہ جنکے عمل سے انسان حالتِ مصیبت میں
دل کڑا رکھ سکتا ہے اور دینداری اور خدا پرستی میں یہ خوبئی
ہے کہ انسان قضا پر رضا دے سکتا ہے لیکن بدانت ہمارے
نہ اقوال فلاسفہ اور دین پرستی سے مصیبتیں دفع ہو سکتی ہیں
یہہ وصفِ تندرستی اور خوش طبعی میں پایا جاتا ہے یعنی جو شخص
تندرست اور خوش طبع ہوگا اسکی سپرد کہہ اور درد کم اثر کریں گے

اور جو اسکے سوا وہ دیندار بھی ہووے تو نوٹ اعلیٰ نور آتی ہر ہینے
 والو ہم نے جو فوائد پایادہ سیر کرنے کے بیان کئے ہیں
 اس سے تمکو بہ خیال کرنا چاہئے کہ ہمکو اور قسم کی ورزشین
 ناپسند ہیں تمکو اگر کتہ دستہ سے فائدہ جسمانی حاصل ہووے
 تو بہتر ہے کتہ دستہ ہی کیا کرو یا در کہو کہ کسی طرح
 کی ورزش کا سہ تمہاری بزرگی اور مرتبہ کی نہیں ہو سکتی
 ہے دیکھا چاہئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت داؤد
 اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اور کئی انبیاء کلمہ بانوں کی نسل سے
 تھے وہ اپنی مشقت معینہ کیا کرتے تھے اور اس سے انکی
 بزرگی اور ناموری میں کچھ خلل نہ آیا پاؤں جو حضرت مسیح علیہ السلام
 کے حواریوں میں تھا اگرچہ اصل میں خیمہ دوز تھا مگر بڑا فاضل
 مجتہد اب کون شخص ان لوگوں کی تواریخ کو پڑھ کر یقیناً
 یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر وہ ایسی ورزشوں کو اختیار
 نہ کرتے تو کیا نامور نہوتے غالب ہے کہ اونکے
 اوصاف باطنی نے عادات جسمانی سے ترقی
 بہت پائی حاصل کلام گو کہ ہم نے پایادہ سیر کرنے کی
 عادت کو مفید اور قابل تحصیل کے لکھا ہے مگر تمکو

اپنی عقل سے دریافت کرنا چاہئے کہ تمہارے واسطے
 کس طرح کی ورزش مفید ہے ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہماری
 صلاح کو بغیر اپنی تجویز کے عمل میں لاؤ اگر تمکو ڈنڈا کرنا
 مگر رہنا ناگزیرم پھیرنا پسند ہووے تو اوسیکو اختیار
 کرو مگر جب اس طرح کی یہی ورزش کو بااندازہ اور روزمرہ
 کرو گے تب کچھ فائدہ نہوگا خلاصہ مقصد مضمون مندرجہ
 بالا کا یہ ہے کہ جو تم باقاعدہ ورزش نہ کرو گے
 تو تمکو معہ تمہارے متعلقوں کے نقصان ہوگا بدین
 چند دلائل +

اول یقین ہے کہ ورزش سے تمہاری زندگی کو ترقی
 حاصل ہووے کیونکہ خدا نے بدن کو محنت کے لئے
 پیدا کیا ہے +

دوم تمکو خوشی اور خورمی حاصل ہوگی جسکا بدن عادت
 سے سست اور مجہول ہے اوسکی طبیعت کو کوئی لذت دنیا کی
 نہیں پہناتی ہے اس بات کے ہزاروں آدمی
 شاہد ہیں +

سوم جو تمکو خوشی اور خورمی حاصل ہے تو بیشک تمہارے

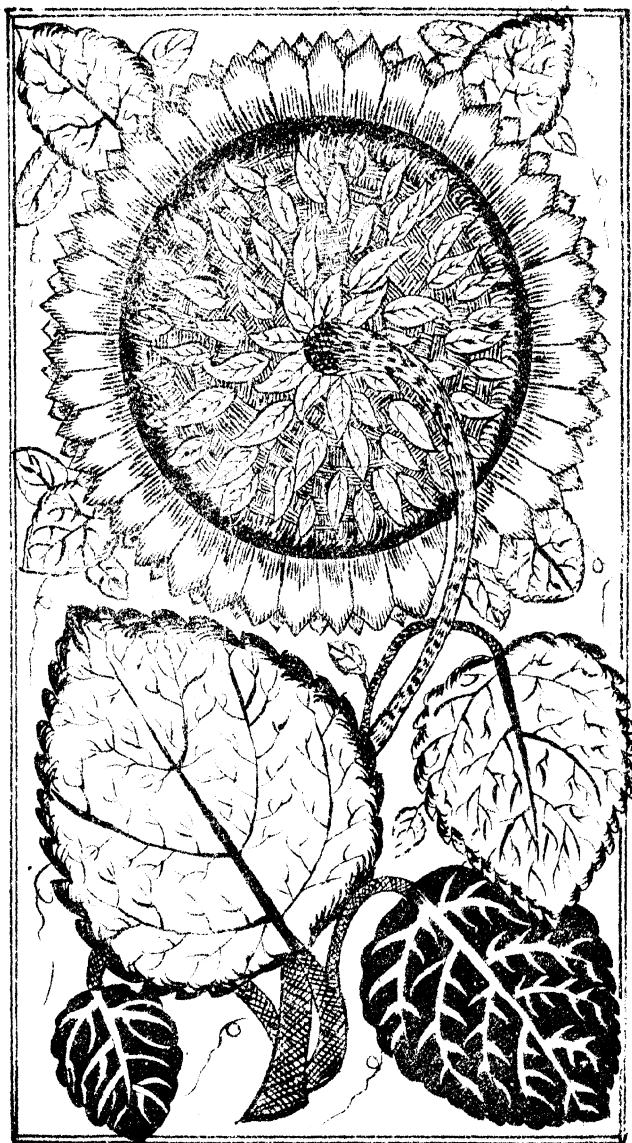
دوست یہی تمہاری تیزی اور خندہ روئی کے سبب سے
 تمہاری عادت کو پسند کریں گے اور اس سے پہرہ مند
 ہوں گے +

چہارم ورزش سے تمہاری عقل کو قوت اور طاقت یہی
 حاصل ہوگی +

دوسرا حصہ تعلیم النفس کا

تمام ہوا





دست

۲۹۷۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آندہ پر دیکھ دیر اندہ لیا جائے گا۔

۱۸/۱۲/۵۰

۱۰/۱۲/۵۰

۱۰/۱۲/۵۰

۱۰/۱۲/۵۰

۱۰/۱۲/۵۰

۱۰/۱۲/۵۰

۱۰/۱۲/۵۰

۵۰

۹۲۱

